Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فی پرچہ ۲/

یوم: چہار شنبہ ★ ۶ر شعبان سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴	۳۰ر امان ۱۳۳۴ھ ★ ۳۰ر مارچ ۱۹۵۵ء	نمبر ۷۷

تین مغربی طاقتوں نے روس کے ساتھ بات چیت کے امکان پر غور کرنا شروع کر دیا

واشنگٹن ۲۹ر مارچ۔ روس کے ساتھ بات چیت کے امکان پر تین مغربی طاقتوں برطانیہ امریکہ اور فرانس نے غور کرنا شروع کر دیا ہے۔ کل واشنگٹن میں امریکی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ان ملکوں میں اس وقت سفارتخانوں کی معرفت صلاح مشورہ ہو رہا ہے۔ امید ہے یہ مشورہ جلد مکمل ہو کر فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو جائے گا۔ جب سے فرانس کے ایوان بالا نے معاہدات پیرس کی توثیق کر دی ہے۔ اس وقت سے روس کے ساتھ بات چیت کے امکان پر صلاح مشورے تیزی سے شروع ہو گئے ہیں۔ کل برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے بھی دارالعوام میں اعلان کیا کہ روس کے ساتھ بات چیت کے امکان پر ان دونوں اتحادیوں میں باہم صلاح مشورہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا پہلے افسروں میں بات چیت ہو گی۔ پھر وزراء خارجہ آپس میں بات چیت کر کے اس بارے میں کوئی فیصلہ کریں گے۔ خیال ہے آج برطانوی وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل بھی اس کے متعلق دارالعوام میں ایک بیان دیں گے۔

عراق اور ترکی کے دفاعی معاہدے میں برطانیہ کی شمولیت پر گفت و شنید

غالباً اس ہفتہ بغداد اور لندن سے مشترکہ اعلان شائع کر دیا جائیگا

لندن ۲۹ر مارچ۔ برطانوی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ ترکی و عراق کے دفاعی سمجھوتے میں برطانیہ کی شمولیت کے سوال پر کچھ عرصہ سے جو بات چیت ہو رہی ہے اس میں کافی ترقی ہوئی ہے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اسبادی میں۔ تینوں ملکوں کے درمیان سفارتی پیمانے پر بات چیت ہو رہی ہے جو ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ امید ہے کہ یہ بات چیت اسی ہفتہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ اور پھر اسبارے میں کوئی اعلان جاری کیا جا سکے گا۔ ترجمان نے کہا کوئی عجب نہیں اس ہفتہ ہی بغداد اور لندن سے بیک وقت کوئی مشترکہ اعلان شائع کیا جائے۔

جمعرات کو احباب روزہ رکھیں اور حضور ایدہ اللہ کی صحتیابی کیلئے دعائیں کریں

جماعت احمدیہ ربوہ کے جنرل پریذیڈنٹ صاحب کیطرف سے یاد دہانی

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت کے آغاز میں خاکسار نے اجتماعی دعا کے علاوہ یہ تحریک بھی کی تھی کہ احباب جماعت ربوہ ہر جمعرات اور پیر کو روزہ بھی رکھیں۔ اور ان ایام میں حضرت اقدس کی صحت یابی کے لئے خاص طور پر دردِ دل سے دعا کریں۔ چنانچہ اس سلسلے میں کل جمعرات کو ساتواں روزہ ہو گا۔ بطور یاد دہانی گذارش ہے کہ اس جمعرات کو کثرت سے احباب روزہ رکھیں اور دعا کریں کہ شافیِ مطلق ہمارے پیارے امام کو جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد عبد اللہ جنرل پریذیڈنٹ ربوہ)

امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۲۹ر مارچ۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی لاہور میں چند روز قیام فرمانے کے بعد کل شام ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کا ڈاک کا پتہ

مکرم جناب پرائیویٹ سکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ فی الحال حسب ذیل ہو گا۔

معرفت:- دی ایسٹرن سروسز
۱۳۸/۱۔ بندر روڈ کراچی

اچھی طرح تیاری کئے بغیر بات چیت کی جائے

واشنگٹن ۲۹ر مارچ سینیٹر نولینڈ نے کہا ہے کہ اچھی طرح تیاری کئے بغیر روس کے ساتھ اعلیٰ پیمانے پر بات چیت نہ کی جائے انہوں نے کہا جبتک اتحادی باہمی صلاح و مشورے سے پالیسی اور ایجنڈے کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ نہ کر لیں اس وقت تک روس کے ساتھ کوئی کانفرنس منعقد کرنا ناقابل تلافی غلطی ہو گی

مرکزی غذائی کانفرنس

کراچی ۲۹ر مارچ۔ ملک کے غذائی معاملات پر غور کرنے کے لئے اعلیٰ افسروں کی ایک کانفرنس آج سے یہاں شروع ہو رہی ہے اس میں صوبائی حکومتوں کے نمائندے بھی شریک ہوں گے۔ صدارت کے فرائض خزانے اور اقتصادی امور کے وزیر چوہدری محمد علی صاحب ادا کریں گے۔

ایٹمی معلومات کا تبادلہ

واشنگٹن ۲۹ر مارچ۔ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ امریکی حکومت نے حکومت فرانس کو ایٹمی معلومات کا تبادلہ کرنے کی پیشکش کی ہے۔

ہندوستانی فوج کے ایک گشتی دستہ پر ناگا قبائل کا حملہ

نئی دہلی ۲۹ر مارچ۔ ناگا قبائلیوں نے ہندوستان اور برما کی سرحد پر ہندوستانی فوج کے ایک گشتی دستہ پر پھر حملہ کیا ہے۔ یہ حملہ گزشتہ منگل کو ہوا۔ اس حملے کے بعد سے تین ہندوستانی سپاہی لاپتہ ہیں۔ نیز ایک سپاہی شدید طور پر مجروح ہوا ہے گذشتہ جمعرات کو بھی ان قبائلیوں نے سرحد پر ایک ہندوستانی سپاہی ہلاک کر دیا تھا۔ ان قبائلیوں کی طرف سے گذشتہ چھ ماہ میں دوسری مرتبہ منظم حملہ کیا گیا ہے۔ پچھلے ماہ جب ان قبائل نے ایک سرحدی گاؤں پر حملہ کیا تھا۔ تو فتح کے نشان کے طور پر پندرہ آدمیوں کے سر کاٹ کرلے گئے تھے۔

★ کوئٹہ ۲۸ر مارچ۔ عالمی طبقات الارض کے ماہرین نے اطلاع دی ہے کہ مکران کے علاقے میں بیلہ کے قریب تیل کے چشمے کافی تعداد میں موجود ہیں

★★ فیروز خان نون وزیر اعلیٰ سرحد سردار عبدالرشید میر غلام علی تالپور اور جناح عوامی لیگ کے چھ لیڈر شامل ہیں۔

گورنر جنرل کے اعلان کا خیر مقدم

کراچی ۲۹ر مارچ۔ ایک یونٹ کے قیام کے سلسلے میں کچھ اور عوامی راہنماؤں نے سرکاری اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ ان راہنماؤں نے بیک زبان اس اعلان کو ہیجان خیز اور تاریخی اہمیت کا حامل قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی وجہ سے ترقی و خوشحالی کے ایک نئے دور کا آغاز ہو گا۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس سے ملکی استحکام میں بہت مدد ملے گی۔ کیونکہ یہ صوبہ پرستی کے خاتمہ کی جانب بہت بڑا قدم ہے اور ملک ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بچ گیا ہے۔ جن لیڈروں نے بیان دئے ہیں۔ ان میں وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۵۵ء

جزائر فلپائن کے مسلمان

گزشتہ صدیوں میں تجارت کے سلسلہ میں یا انفرادی طور پر تبلیغ کے سلسلہ میں بہت سے باہمت مسلمانوں نے اسلام کا پیغام دور دور تک پہونچایا۔ نہ صرف افریقہ اور نہ صرف مشرق میں چین تک اسلام پہونچا بلکہ مشرقی جنوبی ایشیا میں جو جزائر کا عظیم سلسلہ چلا جاتا ہے۔ وہاں بھی اسلام کے شیدائی پہونچے۔ اور اسلام کا پیغام پہونچایا۔ اور اصلی باشندوں کو اسلام سے آشنا کیا۔ ملایا، جزائر انڈونیشیا میں جزائر فلپائن میں بھی اسی طرح اسلام پہنچایا گیا۔

جزائر فلپائن میں اسلام اور مسلمانوں پر جناب محمد اظہر علی سیکرٹری ... ویمی لیشن فلپائن کا ایک مقالہ پاکستان ٹائمز ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں آپ نے بتایا ہے کہ جزائر فلپائن میں سولہویں صدی میں "شریف کابن سوانی" اور "راجہ باگواندہ" دو بزرگوں نے دعوت اسلام کا کام کیا۔ اور انہیں جمیع الجزائر سولو اور منداناؤ میں بڑی کامیابی حاصل ہوئی ... اس جزائر میں ترقی کی منازل تیز رفتاری سے طے کر رہا تھا۔ کہ اہل ہسپانیہ ان جزائر پر قابض ہو گئے۔ جنہوں نے بالجبر اسلام کی رفتار کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام ہوئے ۱۸۹۸ء میں امریکہ بھی ان جزائر کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اور ۱۹۴۶ء تک جب کہ امریکہ نے فلپائن کو آزاد کر دیا۔ امریکہ کا ان جزائر پر قبضہ رہا۔

اس وقت فلپائن کی آبادی دو کروڑ نفوس پر مشتمل ہے۔ جن میں ۲۰ لاکھ مسلمان ہیں باقی عیسائی ہیں۔ اس لئے آزاد حکومت میں عیسائیوں کی اکثریت ہے۔ اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ فلپائن کے مسلمانوں کے جو حالات جناب محمد اظہر علی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں نہایت یاس انگیز ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"اس وقت جزائر فلپائن میں بیس کے قریب یونیورسٹیاں ہیں۔ لیکن مسلمانی صوبوں میں ایک بھی یونیورسٹی نہیں ہے۔ اس تعلیمی ادبار کی بنا پر وہ زراعت کا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور رہ گئے ہیں۔ بلاشبہ اس پیشہ کے اختیار کرنے میں ایک قدرتی فائدہ انہیں ضرور حاصل ہے۔ کہ وہاں کی زمین زرخیز ہے۔ لیکن اس میں بھی چونکہ آلات کشاورزی کے طریق وہی قدیم اور فرسودہ ہیں۔ اس لئے وہ قدرتی ذرائع سے پورا فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ مواصلات کا غیر مکتفی اور عام صحتی حالات کا ناسازگار ہونا ان کی راہ میں دوسری بڑی روکاوٹیں ہیں۔"

مذہبی حالت کے متعلق آپ رقمطراز ہیں۔

"یہاں کے لوگوں کی مذہب سے شدید بے خبری کی ایک بڑی نمایاں مثال ان کا یہ پختہ عقیدہ ہے۔ کہ حج کر لینے سے انسان کے تمام سابقہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ لہذا ان میں سے اکثر لوگ حج کی ٹھان لیتے ہیں۔ تو وہ جی بھر کر مویشی وغیرہ چراتے اور دوسرے جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب سب جرائم اور گناہ حج کے بعد دھل جاتے ہیں۔ تو کیوں نہ ایک مرتبہ دل کھول کر گناہ کر لئے جائیں۔

فلپائن کے مسلمانوں میں غیر محدود اور لاتعداد شادیاں کرنے کا رواج عام ہے مثلاً لناؤ میں ایک شخص ... شادیاں کیں اور ایک دوسرے شخص کی بیس بیویوں میں سے ایک سو سے زائد بیٹے اور پوتے تھے

سچ یہ ہے کہ جس اسلام کی نمائش فلپائنی مسلمان کرتے ہیں۔ دوسرے مذاہب کے لوگوں کی نگاہوں میں نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ نام کے مسلمان ہیں۔ اور بہت سے لوگ تو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے شرماتے ہیں اور ان میں سے اکثر اپنے دو دو نام رکھتے ہیں۔ بہت زیادہ لوگ عیسائی عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔"

آخر میں آپ لکھتے ہیں:۔

"فلپائن کے مسلمان تمام کے تمام اس امر پر متفق ہیں کہ ان کے تمام دکھوں کا علاج صرف اسلام کی صحیح تعلیم ہے۔ فلپائن میں اس وقت ہزاروں عیسائی مشنری عیسائیوں کو بہتر بنانے میں مصروف ہیں۔ ان میں سے بہت سے مشنری مسلمان علاقوں میں بھی کام کر رہے ہیں۔"

فلپائن کے مسلمانوں میں مغربی تعلیم کے لئے بہت بڑی جدوجہد شروع ہو گئی ہے۔ لیکن ایسی تعلیم جو اسلام سے بالکل ناآشنا ہو کیونکہ یہاں کے مسلمانوں کی نجات کا باعث ہو سکتی ہے۔ بلکہ وہ اسلام سے اور دور کھیچ جائیں گے۔ اور کھیچ رہے ہیں۔ میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ اسلام کی بیخ کنی کا جو کام سہ صد سالہ ہسپانوی حکومت کا جبر و تشدد نہ کر سکا۔ وہ اب چند ہی سالوں میں نہایت سہولت سے سرانجام پا جائے گا۔ اسلام کی بنیادیں فلپائن میں روز بروز کھوکھلی ہوتی جا رہی ہیں اور یہ چیز مسلم راہنماؤں کے لئے سوہان روح ہو رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلپائنی مسلمان مسلسل طور پر مسلم مبلغین اور دعاۃ "دوسرے اسلامی ممالک سے صحیح مذہبی کتابوں کا مطالبہ کرتے رہتے ہیں۔ سولو، کوٹا باٹو۔ اور لناؤ (دافلکر لناؤ) کے سینکڑوں مسلمانوں نے مجھ سے کہا کہ "جب تم فلپائن سے دور کسی جگہ جاؤ تو ہمارے ہاں مسلمان مبلغ اور داعی بھجوانے کی کوشش ضرور کرنا اگر تم ایسا کرو گے۔ تو ہمارے ہزاروں شکریوں کے مستوجب ہو گے۔"

(ڈیلی ٹائم صلح ۱۴ مارچ ۱۹۵۵ء)

یہ حالات جو فلپائن کے مسلمانوں کے متعلق جناب محمد اظہر علی صاحب نے لکھے ہیں۔ صرف جزائر فلپائن سے ہی مخصوص نہیں ہیں بلکہ ہر جگہ عیسائیوں بلکہ دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تقریباً یہی حالت ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ تو یہی ہے۔ کہ ان مسلمانوں میں صحیح اور سادہ اسلام باقی نہیں رہا۔ اور بہت سی خیالی رسومات ان میں داخل ہو گئی ہیں۔ اسلامی ممالک کا فرض ہے کہ وہ ایسے علاقوں میں ایسے مبلغین بھیجیں جو ان کی صحیح تربیت کریں۔ افسوس ہے کہ مسلمان علماء ان باتوں کو محسوس تو کرتے ہیں مگر عملی قدم اٹھانے

میرے معبود! ابھی خام ہے عزمِ رہرو

لاہور سے آقا و مولا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سفر یورپ کے لئے روانگی سے متاثر ہو کر ادتجالاً ——— ثاقب

چشم میگوں میں یہ دلدوز سی حسرت کیا ہے
روئے روشن پہ پریشان سی نکہت کیا ہے

تجھ کو دیکھا تو مجھے دل کو قرار آ ہی گیا
تیری بیمار نگاہوں میں بھی برکت کیا ہے

کج کلاہوں کی جبینوں کو نگوں دیکھا ہے
فقر کی قلبِ دو عالم پہ حکومت کیا ہے

جو کبھی دیکھ چکی ہوں تیری سطوت کا کمال
ان نگاہوں میں بھلا دنیوی شوکت کیا ہے؟

تجھ کو دیکھے کہ تیرے ضعف و نقاہت دیکھے
کشمکش سی یہ عجب پیشِ بصارت کیا ہے

شمعِ حیراں ہو۔ تو پروانوں کی حالت معلوم؟
جانے اس کرب میں مالک کی مشیت کیا ہے

جس نے اسلام کی عظمت کا علم لہرایا
جس نے بتلایا کہ باطل کی حقیقت کیا ہے

جس نے ہر سانس لیا دینِ محمدؐ کے لئے
اس کی ہستی کے سوا میری ضرورت کیا ہے۔

میرے معبود! ابھی خام ہے عزمِ رہرو
میرے مسجود! ابھی زعم جسارت کیا ہے

تیری دہلیز پہ جھک جھک کے دعائیں مانگوں
اس سے بڑھ کر مجھے طاقت مجھے قدرت کیا ہے

"ساری دنیا کے مریضوں کو شفا دے یارب"
"آج معلوم ہوا ہے کہ علالت کیا ہے"!

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تم اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اختیار کرو

جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے۔ تا دشمن حد سے نہ نکلنے پائے۔ اسی طرح تم بھی تیار رہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ دشمن سرحد سے گزر کر اسلام کو صدمہ پہونچائے۔ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں۔ کہ اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو۔ تو پہلے خود تقوےٰ اور طہارت اختیار کرو۔ جس سے خود تم اللہ تعالےٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آ سکو۔ اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ تو میں ان کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی۔ تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے۔ اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے۔ تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے۔ موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے پولیس کے جوتے پڑتے ہیں ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا۔ بلکہ در پردہ اس کا اثر نفس اسلام تک پہونچتا ہے۔ مجھے ایسی خبریں یا جیلخانوں کی رپورٹیں پڑھ کر سخت رنج ہوتا ہے۔ جب میں دیکھتا ہوں کہ اس قدر مسلمان بدعملیوں کی وجہ سے مورد عتاب ہوئے۔ دل بے قرار ہو جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ جو صراط مستقیم رکھتے ہیں۔ اپنی بداعمالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہونچاتے۔ بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں۔

میری غرض اس سے یہ ہے کہ مسلمان لوگ مسلمان کہلا کر ان ممنوعات اور منہیات میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جو نہ صرف ان کو بلکہ اسلام کو مشکوک کر دیتے ہیں۔ بس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنالو۔ کہ کفار کو بھی تم پر جو دراصل اسلام پر ہوتی ہے ہا نکتہ چینی کا موقعہ نہ ملے۔

تمہارا اصل شکر تقوےٰ اور طہارت ہی ہے۔ مسلمان پوچھنے پر الحمدللہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنے طہارت اور تقوےٰ کی راہیں اختیار کر لیں۔ تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں۔ کہ تم سرحد پر کھڑے ہو۔ کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک ہندو سررشتہ دار تھا جس کا نام جگن ناتھ تھا۔ اور جو ایک متعصب ہندو تھا۔ بتلایا کہ امرتسر یا کسی جگہ میں وہ سررشتہ دار تھا۔ جہاں ایک ہندو اہلکار در پردہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ مگر بظاہر ہندو تھا۔ میں اور دیگر سارے ہندو اسے بہت برا جانتے تھے۔ اور ہم سب اہلکاروں نے پختہ ارادہ کر لیا۔ کہ اس کو ضرور موقوف کرائیں۔ سب سے زیادہ شرارت میرے دل میں تھی۔ میں نے کئی بار شکایت کی کہ اس نے یہ غلطی کی ہے اور یہ خلاف ورزی کی ہے۔ مگر اس پر کوئی التفات نہ ہوتی تھی لیکن ہم نے ارادہ کر لیا ہوا تھا کہ اسے ضرور موقوف کرا دیں گے۔ اور اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہونے کے لئے بہت سی نکتہ چینیاں بھی جمع کر لیں تھیں۔ اور میں وقتاً فوقتاً ان نکتہ چینیوں کو صاحب بہادر کے روبرو پیش کروایا کرتا تھا۔ صاحب اگر بہت ہی غصہ ہو کر اس کو بلا بھی لیتا تھا تو جونہی وہ سامنے آ جاتا تو گویا آگ پر پانی پڑ جاتا۔ معمولی طور پر نہایت نرمی سے اسے فہمائش کر دیتا۔ گویا اس سے کوئی قصور سرزد ہی نہیں ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ تقوےٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ اور خدا اپنے متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔“ (ملفوظات)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

ہر وصف عجب معجزہ از ربّ نصیر است

— رقم فرمودہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی —

نازیم بہ ایں دور کہ از خیر کثیر است
نازیم کہ بر فضل عمر فضل کبیر است

آں مژدہ کہ دادست بما احمد مرسل
از وحی خدائے کہ علیم است و خبیر است

یک مصلح موعود ز اولاد من آید
ایں امر ز تقدیر خداوند قدیر است

آں مظہر آیات جمال است جلال است
آں فخر رسل ہمچو بشیر است نذیر است

آں یوسف ثانی چو مسیحائے محمدؐ
در حسن او باخوبی احسان نظیر است

صد شکر کہ دیدیم رخ مصلح موعود
با جلوہ فزوں تر ز مہ و مہر منیر است

در وحی مسیحا ہمہ اوصاف او مذکور
ہر وصف عجب معجزہ از ربّ نصیر است

چوں مہر جہاں تاب دریں عالم تاریک
از بہر امم ہادی و استاذ و خضیر است

از کلمۂ تمجید بصد مجد و علا یافت
آں رتبۂ توقیر کہ از خیر کثیر است

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد احباب جماعت کے نام

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام احباب جماعت نے الفضل مورخہ ۲۱ مارچ میں پڑھ لیا ہوگا۔ ایسے وقت جبکہ ہمارا محسن لیڈر اور دنیا دین تمام رشتہ داروں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے۔ خصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین اور دست بدعا بدرگاہ الٰہی ہے ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے۔

دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقعہ پر ”امانت خاص تحریک جدید“ کی مد کھول دی ہے۔ دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم ہے۔ اس امانت میں روپیہ جمع کرائیں۔ جن دوستوں کا کسی بنک میں حساب ہو۔ وہ اپنے بنک کا چیک افسر امانت تحریک جدید ربوہ کے نام بھیجدیں۔ ہم روپیہ وصول کر کے آپ کا امانت کا حساب کھول دیں گے۔ اور جو نقد روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھجوانا چاہیں۔ ☜ وہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ“ کے نام بھیجیں۔ مگر کوپن میں صاف تحریر فرمائیں کہ ”امانت خاص تحریک جدید“ میں یہ رقم جمع کی جائے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

افسر امانت تحریک جدید ربوہ

ربوہ کی تعمیر خدا کا ایک زندہ نشان ہے

از مکرم حبیب اللہ خاں صاحب ایم۔ اے بی ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

دنیا میں شہر بستے بھی ہیں اور اجڑتے بھی ہیں۔ نئی نئی آبادیاں معرض وجود میں آتی ہیں۔ اور بڑے بڑے بارونق شہر صفحۂ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔ یہ آبادی و بربادی عام حالات کا ایک طبعی نتیجہ ہوتی ہے۔ اگر تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو شہروں کی آبادی کے اسباب حل بآسانی سمجھ میں آسکتے ہیں۔ کوئی جگہ اس لئے آباد ہو گئی کہ وہاں سامان زیست بافراط مہیا ہو سکتے تھے اور کسی جگہ کو فوجی یا تجارتی اعتبار سے اہمیت حاصل ہو گئی۔ کوئی خطہ اپنے دلفریب مناظر کی وجہ سے چن لیا گیا۔ اور کسی کا انتخاب اس وجہ سے عمل میں آگیا۔ کہ وہ شاہراہ پر واقع تھا یا اس کو کوئی سیاسی یا جغرافیائی خصوصیت حاصل تھی۔

یہ بستیاں تمدنی یا سیاسی اغراض کے ماتحت بستی ہیں۔ اور حالات حاضرہ کا قدرتی نتیجہ ہوتی ہیں جن کو کوئی غیر معمولی امتیاز حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن کچھ بستیاں بالکل انوکھی قسم کی ہوتی ہیں۔ ان کی آبادی اپنے اندر ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ ظاہری اسباب وہاں یکسر مفقود ہوتے ہیں۔ اور عقل کا فیصلہ اس انتخاب کے خلاف جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ معرض وجود میں آتے ہیں اور بڑی شہرت حاصل کرتے ہیں۔ عرب کے ریگستان میں مکہ مکرمہ کی آبادی اس کی بہترین اور نہایت درخشندہ مثال ہے کونسی تمدنی، تجارتی، سیاسی یا جغرافیائی خصوصیات اس مقام کو حاصل تھیں کہ اس کے انتخاب کو موزوں اور باموقعہ قرار دیا جا سکے۔ اور کونسی عقل ہے۔ جو اس انتخاب کے حق میں فتویٰ دے سکے

مکہ معظمہ بظاہر کیا ہے؟ گارے اور پتھر کا ایک معمولی شہر ہے۔ پھر اس کو یہ عظمت کیوں حاصل ہے؟ درحقیقت وہ یادگار ہے ایک برگزیدہ کے عشق و وفا کی وہ یادگار ہے۔ ایک مقدس خاتون کے توکل علی اللہ کی اور وہ آئینہ دار ہے اس ایمان اور یقین کی جو کسی پیاروں کو اپنے رب پر ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس مقام سے کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔ اور حضرت ہاجرہ کو اس سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ دنیا کی سب لذتیں اور سب راحتیں وہاں مفقود تھیں ور زیست کے سب سامان وہاں ناپید تھے۔ لیکن حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ نے اپنے رب کے اشارے کو پہچانا اور اس یقین اور وثوق سے اس جگہ ڈیرہ ڈالا جو مقربین کا ہی حصہ ہے۔ مکہ معظمہ ایک طرف قادر و توانا خدا کے وجود کو ثابت کر رہا ہے تو دوسری طرف صاحبان خدا کے ایمان بالغیب اور یقین کامل کا نہایت شاندار مظاہرہ ہے اب کوئی مقام ایسا نہیں جو مکہ کی عظمت کو پا سکے اور کوئی جگہ ایسی نہیں جو اس کے شرف کو پہنچ سکے۔

اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اور اس کی تجلیاں زمان و مکاں کی قید سے بے نیاز ہیں۔ وہ آج بھی اپنی قدرت کے عجائبات دنیا کو دکھا سکتا ہے۔ اور دکھا رہا ہے۔ جس طرح اس نے ابراہیم اول کے زمانے میں ایک جگہ کو عظمت بخشی اسی طرح ابراہیم ثانی کے زمانے میں اس نے ایک اور مقام کو عزت دیدی قادیان ایک گمنام بستی تھی۔ لیکن خدا کی اٹل ابدی حکمتوں کے ماتحت اسکو برکت دی گئی اور وہ احیاء دین کے لئے منتخب کر لیا گیا۔

ہمارے خدا نے اپنی حکمت کاملہ کے ماتحت پھر چاہا کہ اپنی قدرت اور اپنے زندہ ہونے کا نشان دکھائے۔ اس نے آج پھر ایک بے آب و گیاہ خطے کو منتخب کیا اور اپنے ایک مقرب بندے کی اس طرف رہنمائی کی۔ کونسی عقل ہے جو اس جگہ کا انتخاب کرتی اور کونسی وہ چیز ہے جو اسکے حق میں فتوے دیتی ایک شور زمین جو سینکڑوں سالوں سے Uncultivated اور Uncultivable تھی۔ جس کی آبادی کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہو چکی تھیں خدا کی اس تقدیر کا انتظار کر رہی تھی جب کہ ابراہیمی پرندوں کے لئے پھر ایک ٹھکانے کی ضرورت تھی۔ شہر تو آباد ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کی آبادی سے قبل کشش کے سامان پیدا کئے جاتے ہیں۔ سامان معیشت اکٹھے کئے جاتے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات پوری حکومت کا نظام ان کی آبادی کے لئے راہ ہموار کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی وہاں بستی بستے بستے ہی بستی ہے

ربوہ کی آبادی خدا کی ایک تقدیر خاص کا نتیجہ ہے۔ جس وقت اللہ تعالےٰ کے اذن سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس کے آباد کرنے کا ارادہ کیا۔ اس وقت یہاں ریت اور شور کے سوا کیا دھرا تھا۔ ترقی اور خوشحالی کے سب سامان مفقود تھے۔ جاذبیت کا کوئی پہلو اس جگہ سے وابستہ نہ تھا۔ ظاہر بین آنکھ کو یہاں کچھ نظر نہ آتا تھا غیر زیر لب خندہ تھے۔ اور کمزور ایمان والے متحیر تھے کہ ہو کیا رہا ہے۔ لیکن اسلام کی باگ ڈور خدا نے تعالےٰ نے جس کے ہاتھ میں دی ہے اس نے اعلان کیا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آسکتی۔ جب تک کہ اسلام کی عظمت کا علم ربوہ کی سرزمین سے بلند نہ ہوئے۔ اللہ اللہ! خدا کے وعدوں اور اس کی نصرت اور قدرت پر کس قدر یقین ہے۔ ابھی یہاں خاک کے سوا کچھ نظر نہیں آتا لیکن دیکھنے والی آنکھ سب کچھ دیکھتی ہے اور ایک غیر متزلزل یقین کے ساتھ خدا کے پسندیدہ دین کی اشاعت کے لئے ایک نئے مرکز کا اعلان کر دیا جاتا ہے۔

اسلام کے سچے خادم لبیک کہتے ہوئے بصد شوق آگے بڑھتے ہیں اور بغیر ہچکچاہٹ کے خدا کی اس تقدیر کو قبول کرتے ہیں۔ پہلے چند خیمے لگتے ہیں پھر کچھ جھونپڑے پڑ جاتے ہیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ایک بارونق شہر تعمیر ہو جاتا ہے۔ دنیا کے پردے پر وہ کونسا لیڈر ہے۔ جو اپنے ساتھیوں کو ویرانہ آباد کرنے کے لئے دعوت دے۔ اور وہ بشاشت قلب کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے آگے آجائیں۔ یہ اور بات ہے کہ آج خدا تعالےٰ نے پانی کی یہاں فراوانی کر دی اور وہ دن بھی انشاء اللہ دور نہیں۔ جب کہ یہ قطعۂ زمین حقیقی معنوں میں اور ظاہری و باطنی شکل میں ذات فراد و معین بن جائے گا۔ لیکن جس وقت اس کی آبادی کی سکیم بنائی گئی۔ اس وقت بظاہر ناکامی کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ نامساعد اور غیر متوقع حالات میں اس ٹکڑے کا آباد ہو جانا خدا کے زندہ نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور محمود ایدہ اللہ الودود (متعنا اللہ بطول حیاتہ) کے برگزیدۂ خدا ہونے کی ایک بین دلیل۔ مبارک وہ جو خدا کے نشان کو پہچانیں اور اس کی تقدیر کو قبول کریں۔ کیونکہ بالآخر وہی ہوتا ہے۔ جو منظور خدا ہے۔

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مقرر فرمائی ہیں:۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کیلئے
- ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
- ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کیلئے
- ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ارنی ایکڑ
- ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ر
- ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۱۰ر فی ایکڑ
- د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ار

شق نمبر ۳ تاجروں کیلئے
- بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے } ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کیلئے۔ } ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ

شق نمبر ۵ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان کے لئے }
- ا۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
- ب۔ ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار اصحاب کیلئے — سال کے مجموعی منافع کا ایک فی صدی

شق نمبر ۷ لجنہ اماء اللہ۔ — حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے تریپن ہزار روپیہ کے مطالبہ پہ اپنی وعدہ کردہ رقم برائے مسجد ہالینڈ

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر } یعنی نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی پر حسب اخلاص و استطاعت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل میں جلدی کیجئے اور مسابقت فرمائیے۔ اور جنت میں گھر بنائیے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

شانِ مثیلِ موسیٰؑ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

(از صلاح الدین صاحب واقفِ زندگی)

جس طرح مادی دنیا میں ظلمت اور تاریکی کو دور کرنے کے لئے آفتاب و ماہتاب ضروری ہیں۔ ایسے ہی روحانی دنیا کی تاریکی کو دُور کرنے کے لئے بھی اللہ تعالےٰ نے روحانی شمس و قمر مقرر فرما رکھے ہیں۔ جب کبھی روحانی دنیا میں کفر اور عصیان کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ تو خدائے عزوجل کوئی نہ کوئی شمس یا قمر بھیج دیتا ہے۔ جو اپنی روحانی کرنوں سے دنیا کے تاریک دلوں کو روشن کر دیتا ہے۔ اور دنیا پھر ترقی کی راہوں پر گامزن ہو جاتی ہے۔ جب فرعون اقتدار حاصل کرنے کے بعد قوم اور ملک کی ترقی اور بہبودی کی راہیں سوچنے کی بجائے ان پر ظلم و تعدی سے اپنی انانیت کی پوجا کروانے لگا۔ تو اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا کہ افق کفر پر ایک روحانی آفتاب طلوع ہو۔ جس کی کرنوں سے سوئی ہوئی روحانیت پھر جاگ اٹھے۔ چنانچہ اس نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو بھیجا جنہوں نے فرعون کو دعوتِ حق دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لئے شمس کے طور پر تھے۔ کیونکہ اس وقت انہیں ایک روحانی شمس ہی کی ضرورت تھی۔ شمس اور قمر میں یہ فرق ہے۔ کہ شمس اپنے اندر ذاتی روشنی رکھتا ہے۔ اور قمر کی ایک ریفلیکٹر یا آئینہ کی طرح ذاتی روشنی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ سورج سے اکتسابِ نور کر کے دنیا کو منور کرتا ہے۔ شمس یا ذاتی روشنی رکھنے والے وجود کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ نور بالکل مٹ چکا ہو اور ریفلکٹر یا چاند جیسے وجود کی اس وقت ضرورت ہوتی ہے جبکہ سورج تو موجود ہو۔ لیکن دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو چکا ہو۔ یعنی جب زمین سورج کی طرف سے رخ پھیر لیتی ہے اور ظلمت طاری ہو جاتی ہے۔ تو اس وقت قمر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی دنیا میں بھی جب توحید کا نور بالکل مٹ جاتا ہے۔ اور قوموں کے پاس کوئی خدائی قانون باقی نہیں رہتا۔ تو اس وقت ایک شمسِ ہدایت کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جب دنیا میں خدا تعالیٰ کا نور یعنی اس کی شریعت تو موجود ہو۔ مگر دنیا اس سے منہ موڑ لے۔ تو اس وقت ایک قمر کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اپنے روحانی شمس سے نور حاصل کر کے دنیا کو پھر منور کر دے۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں چونکہ ایک نئی شریعت کی ضرورت تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰؑ کو مبعوث فرمایا۔ جو ایک روحانی شمس تھے۔ آپ نے اپنی قوم کی اصلاح کی۔ اور دنیا کو یہ بشارت بھی دی۔ کہ میرے بعد ایک آفتاب عالمتاب جلوہ گر ہوگا۔ جو ساری دنیا کو منور کر دیگا۔ کیونکہ کفر اور شرک کی تاریکی اس وقت ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ ابراہیمی دعا کے نتیجہ میں فاران کی چوٹی سے ایک آفتاب عالمتاب جلوہ گر ہُوا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق خاکِ عرب پر بھی ایک مثیلِ موسیٰ ظاہر ہو کر اس ظلمت کدہ کو منور کرنے لگا۔

حضرت موسیٰ ؑ نے اپنے اس مثیل کے بارے میں جو پیشگوئی کی تھی۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

”میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس سے فرماؤنگا۔ وہ سب کچھ ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا۔ نہیں سنے گا۔ تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا۔“ (استثناء ۱۸)

اس پیشگوئی کے مصداق صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد جو صاحبِ شریعت نبی ظاہر ہُوا۔ وہ آپؐ ہی ہیں۔ جو بنی اسحاق کے بھائی بنی اسماعیل میں سے ہیں۔ اور خاصکر پیشگوئی کے یہ الفاظ ”اور ایسا ہوگا جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا۔ نہیں سنے گا۔ تو اس سے میں حساب لوں گا۔“ آپؐ کی صداقت کی واضح اور بیّن دلیل ہے۔ کیونکہ آپ نے اللہ تعالےٰ کی جن باتوں کو پیش کیا ہے۔ ان کو خدا تعالےٰ کا نام لیکر پیش کیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی ہر سورت کی ابتداء بسم اللہ سے ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ خود اس مثیلِ موسیٰؑ کی شان میں فرماتا ہے:۔

محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ...... ذالک مثلھم فی التوراۃ و مثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطئہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار (سورہ فتح ع ۴) یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کفار کے خلاف تو ایک سخت پتھر کی طرح ہیں۔ کہ جو جس پر گرتا ہے۔ اسے توڑ کر رکھ دیتا ہے اور جو پتھر ان پر گرتا ہے۔ وہ بھی چکنا چور ہو جاتا ہے۔ مگر آپس میں وہ بہت رحم دل اور نرم ہیں۔ ان کی یہ تمثیل تورات کے بیان کے مطابق ہے۔ لیکن انجیل کی تمثیل کی رو سے وہ ایک کونپل کی طرح ہیں۔ جو اپنی نرم نرم پتیاں نکالتی ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ مضبوط ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور درجہ بدرجہ بڑھتی جاتی ہے۔ اور پھر اپنے تنے پر قائم ہو کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس کا یہ نشوونما اس کے کاشت کرنے والوں کا دل لبھاتا ہے۔ مگر دشمن اس پر دانت پیستے ہیں۔

ان آیات کریمہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بھی دو شانیں ہیں۔ ایک شان تو آپ کی جلالی ہے۔ اور دوسری جمالی ”اشداء علی الکفار رحماء بینھم“ یہ تو آپؐ کی جلالی شان ہے۔ اور آپؐ کا جمالی رنگ ”کزرع اخرج شطئہ ......“ ہے۔ مثلھم فی التوراۃ کے الفاظ سے یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ محمد رسول اللہ اپنے جلالی رنگ میں موسیٰ علیہ السلام کے مشابہ ہیں۔ یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک شریعت یعنی توراۃ لیکر آئے تھے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی دنیا کے لئے ایک شریعت لیکر آئے تھے۔ جو قرآن ہے۔ لیکن قرآن اور تورات میں یہ نمایاں فرق ہے۔ کہ تورات کی تعلیم ایک محدود زمانہ کے لئے تھی۔ مگر قرآن کریم خدا تعالےٰ کی آخری اور اکمل شریعت ہے۔ جو قیامت تک ہر زمانہ اور ہر قوم کی ہدایت کے لئے اپنے اندر ہر طرح کی تعلیم رکھتا ہے۔ ایسی جامع اور اکمل کتاب کے نزول کے لئے خدا تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسا عظیم الشان وجود منتخب فرمایا۔ جو اس کے حقائق اور معارف اور اس میں بیان کردہ ہر قسم کی تعلیم کی باریکیوں کو واضح طور پر دنیا کے سامنے آشکارا کر سکتا تھا۔

مثلھم فی الانجیل میں اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جمالی رنگ بھی اسی طرح ظاہر ہوگا۔ جس طرح موسیٰ علیہ السلام کا ظاہر ہُوا تھا۔ یعنی اللہ تعالےٰ صاحبِ انجیل جیسا کوئی مامور برپا کرے گا۔ جو اپنے شمس سے نور حاصل کر کے دنیا کو پھر منور کر دے گا۔ مادی دنیا کی طرح روحانی دنیا پر بھی ہمیشہ دن کی حالت نہیں رہتی۔ بلکہ راتیں بھی آتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہر روحانی آفتاب کے لئے ایک روحانی قمر کا بندوبست کر دیا۔ یہ ایک عام فہم بات ہے کہ جب صرف بنی اسرائیل کے آفتاب کے لئے خدا نے ایک قمر پیدا کر دیا۔ تو یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ ساری دنیا کے شمس کے لئے وہ کسی قمر کا انتظام نہ کرتا۔ بلکہ اس محمدی آفتاب کے ساتھ تو خدا تعالےٰ کا یہ خاص وعدہ ہے۔ ”ما ودعک ربک وما قلی“ کہ (اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) خدا تعالےٰ نے تجھے چھوڑا نہیں۔ اور نہ ہی وہ تجھ سے ناراض ہُوا ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہوگا۔ کہ جب تیری قوم پر ”لیل“ کا وقت آئے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کی تاریکی کو دُور کرنے کے لئے کوئی قمر پیدا نہ کرے۔ اور تیری قوم کو یونہی چھوڑ دے۔ تیری قوم پر جب لیل آئے گی۔ تو اللہ تعالےٰ کوئی نہ کوئی مامور ضرور بھیج دیگا۔ جو اس بات کا ثبوت ہوگا۔ کہ تجھے اپنے رب کی معیت حاصل ہے۔ اور وہ تجھ سے ناراض نہیں ہے۔ اور دنیا یہ نہیں کہہ سکے گی۔ کہ محمدی شمس صرف جلالی رنگ ہی رکھتا ہے۔ اور اس کا کوئی جمالی رنگ نہیں۔

مگر محمدی شمس کی جمالی شان اپنی ایک اعلیٰ خصوصیت کی وجہ سے موسوی شمس کی جمالی شان سے بہت بڑھی ہوئی ہے۔ وہ خصوصیت یہ ہے کہ جب آپ کی قوم پر لیل آئیگی۔ اور خدا تعالیٰ ”مثلھم فی الانجیل“ کے مطابق کوئی مثیلِ عیسیٰ پیدا کرے گا۔ تو اس کے ذریعہ سے جو ضحیٰ کی حالت پیدا ہوگی۔ وہ ایسی نہ ہوگی کہ آپؐ کی لائی ہوئی شریعت میں تغیر تبدل کی ضرورت ہو۔ کیونکہ آپؐ کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے۔ ”انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔“ کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہم خود تیری شریعت کی حفاظت کریں گے۔ ہم نے اس کو اتارا ہے۔ اس لئے وہ کبھی بدل نہیں سکتی۔ خواہ لیل کا وقت ہو یا ضحیٰ کا۔ پس آپ جلالی اور جمالی ہر دو شان کے لحاظ سے اکمل اور افضل ہیں۔

دوسری صورت جس سے کسی شخص کے جوہر اور اس کے کمال کا پتہ لگ سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہم یہ بھی دیکھیں کہ اس شخص کی خوبیاں اور اس کے کمالات صرف اس کی ذات تک ہی محدود ہیں۔ یا قوم کو بھی اس کے وجود سے فائدہ پہنچ رہا ہے۔ کیونکہ ایک چیز اپنی ذات میں خواہ کتنی شاندار ہو۔ اور کتنی ہی خوبیاں رکھتی ہو۔ مگر اس سے کسی دوسرے کو فائدہ نہ پہنچے۔ تو اس کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔

پس اس لحاظ سے بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی ذات ایسی تھی۔ جس کو کمال حاصل ہُوا۔ اور مثیلِ موسیٰؑ کی شان اس مقام میں سب انبیاء سے اعلیٰ اور ارفع رہی۔ کیونکہ آپؐ نے نہ صرف خود ہی کمال درجے کا ایمان حاصل کیا تھا۔ بلکہ اپنے ساتھیوں میں بھی وہ ایمان پیدا کر دیا تھا۔ جس کی بدولت انہوں نے ایسی ایسی قربانیاں کیں۔ جن کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ دیکھئے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہؓ کے ایمان میں کتنا فرق تھا۔ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کو جنگ کے لئے بلاتے ہیں۔ تو وہ لوگ صاف جواب دے دیتے ہیں۔ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جنگ بدر کے موقع پر اپنی قوم سے مشورہ پوچھتے ہیں۔ انصار کے ساتھ معاہدہ ہُوا ہُوا ہے۔ کہ وہ شہر سے باہر لڑنے کے ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ لیکن پھر بھی انہی انصار میں سے

(باقی صفحہ ۷ پر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

احباب جلد سے جلد امانت خاص میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کریں

مخلصین جماعت نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا امانت خاص کے بارہ میں ارشاد گرامی روزنامہ الفضل میں پڑھ لیا ہوگا نظارت بیت المال کی طرف فارم امانت خاص سبھی جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں عہدہ داران اور مخلصین جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک میں خود حصّہ لے کر اور دیگر احباب کو تحریص دلا کر ثواب دارین حاصل کریں — پُر کردہ فارم اور روپیہ "افسر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ" کے نام ارسال کیا جائے۔

ناظر بیت المال ربوہ

ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کسی عالم یا مفتی کی ذاتی رائے اور فتویٰ دار القضاء میں حجت اور سند نہیں ہوتا۔ حضرت مجلس افتاء کا ایسا فتویٰ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تصدیق ہو حجت اور سند ہوتا ہے۔ اخبار الفضل میں بعض مسائل کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں اور باوجود اس کے کہ مضمون نگار یہ وضاحت کر دیتے ہیں کہ یہ ہماری ذاتی رائے ہے پھر بھی بعض دوست ان مسائل کا حوالہ بطور سند کے دار القضاء میں پیش کرتے ہیں۔ اس حد تک تو درست ہے کہ وہ اپنی تائید میں ایسے حوالہ جات اور مسائل قاضی سلسلہ کے پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن قاضی اگر ان سے متفق اور مطمئن نہ ہو تو وہ ان کو مسترد کر دے گا۔ امید ہے کہ اس معاملہ میں اب غلط فہمی نہ رہے گی۔

ناظم دار القضاء

درخواستہائے دُعاء

(۱) خاکسار طویل عرصہ سے علیل چلا آرہا ہے اور بعض دیگر پریشانیوں میں بھی مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ خاکسار کے گناہوں کو معاف فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور تمام پریشانیوں سے نجات دے۔

عبد الغفور رحمانوی احمدی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

(۲) میرا لڑکا عبد الستار اور اس کی لڑکی چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

ڈاکٹر عبد الرحیم دہلوی میانی ضلع سرگودھا

(۳) بندہ ایک عرصہ کے بعد ملازم ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دے۔ نیز میرا چھوٹا بھائی بی۔ اے کا امتحان دے رہا ہے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

ریاض احمد اختر

(۴) میرے بچے مختلف امتحانوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

محمد عالم پنشنر احمدی راولپنڈی

(۵) میرے ایک لڑکے اور ایک بھتیجی نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ضیاء الحق خاں از بلیر چھاؤنی

(۶) برادرم عبد المجید صاحب اکبر لاہور کے دائیں پھیپھڑے میں پانی پیدا ہو گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ برادرم کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

جلال الدین دار الرحمت ربوہ

(۷) امسال میرا چھوٹا بھائی عبد الغفور ایف۔ اے۔ سی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین

مستری عبد الرحمٰن پروپرائٹر دہلی ریپرنگ ہاؤس سمبل سٹریٹ میانوالی

(۸) میرا لڑکا عزیز منیر احمد حفیظ بھٹی میٹرک کا امتحان حیدر آباد سندھ میں دے رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ آمین

فیض احمد بھٹی کنری سندھ

پتہ مطلوب ہے

مجھے سید محمد ایاس صاحب ولد سید بہادل شاہ صاحب مرحوم آف تمیان حال (غالباً) صوبہ سندھ کا ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر وہ خود اعلان پڑھیں یا کوئی اور دوست ان کے ایڈریس سے آشنا ہوں تو براہ کرم ذیل کے پتہ پر مطلع فرمائیں۔

محمد نواز گوریہ فیروز والہ۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

سینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(۱) "عنقریب تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن پر ہم وحی کریں گے"

"گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدد کرتا تھا وہ وحی کے ماتحت کرتا تھا۔ یہی معاملہ خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ رہا ہے۔ میں نے ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ پکڑا ہے اور اس سے کہا ہے کہ اپنے نوکر کو دوسروں کو ڈیوڑھی سے مانگ کر گذارہ کرنے پر مجبور مت کر"

(۲) "اس میں نوکر کی ہتک نہیں آقا کی ہتک ہے۔ اگر میرا نوکر دوسرے کے گھر سے روٹی مانگنے تو وہ میری عزت برباد کرتا ہے۔ اس لئے کبھی انسان کے مال پر نہ میں نے نظر رکھی اور نہ آئندہ رکھوں گا اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ میری مدد کی اور آئندہ بھی وہی کرے گا۔

(۳) "کسی نے میری مدد نہیں کی کہ خدا تعالیٰ نے اس سے بیسیوں گنے اس کی مدد نہ کی ہو۔ سیدنا مثالیں اس کی موجود ہیں۔ جو چاہے اس کا ثبوت دے سکتا ہوں۔ تاکوئی یہ شبہ نہ کرے کہ میں لوگوں پر اثر ڈالنے کے لئے یہ بات کہہ رہا ہوں"

(۴) بلاشک وشبہ تحریک جدید کے اکثر احباب حضور کے اس ارشاد کے گواہ ہیں۔ جنہوں نے پچھلے انیس (۱۹) سال میں حصہ لے کر خدا تعالیٰ کی مدد حاصل کی ہے۔ اور ان کو پہلی مالی حالت سے بہت بڑھ چڑھ کر ملا ہے۔

(۵) پس آپ نے گذشتہ مجلس مشاورت پر خود فیصلہ کیا کہ حضور ایدہ اللہ کے سفر امریکہ کے لئے ایک چندہ کی رقم پیش کی جائے۔ بعض نے اسی وقت کچھ دیا اور بعض نے وعدے کئے۔ اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفر یورپ پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ اگر آپ نے حصہ لیا تھا تو اپنا وعدہ فوراً پورا کریں۔ اگر کچھ نہیں دیا تو اب اس میں حصہ لے کر مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل کریں۔

اس کے بعد اگر آپ کے پاس روپیہ بنک وغیرہ میں پڑا ہے یا کسی شخص کے پاس امانت ہے تو وہ تمام روپیہ نکال کر "امانت خاص" تحریک جدید میں ارسال فرمائیں۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ سلسلہ کو جب ضرورت ہوگی اس میں سے قرض لے گا۔ اور آپ کا یہ روپیہ زکوٰۃ سے بھی آزاد ہوگا۔ کیونکہ قرض بن جائے گا اور آپ کی ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔ یعنی آپ اپنی ضرورت کا مانگ سکتے ہیں۔

(۶) تیسری بات یہ کہ آپ اپنی آمدن میں سے جس قدر بھی بچت کر سکیں کریں۔ اور یہ روپیہ "امانت خاص" میں داخل کرتے جائیں۔ جب آپ کو کوئی خاص ضرورت پڑے واپس لے لیں۔

پس آپ ان ہر سہ باتوں پر پوری توجہ فرما کر عمل فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

زعماء صاحبان انصار کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

آپ صاحبان کو علم ہوگا کہ تنظیم انصار کو زیادہ مستحکم اور مضبوط بنانے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی صدارت کو قبول فرمایا گیا ہے اور حضور نے عہدیداران انصار کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ جمود کی حالت سے نکلیں۔ اور رپورٹ کارگذاری بھجوائیں امید ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تنظیم انصار کے کام کو باقاعدگی سے شروع کر دیا ہوگا۔ لیکن ابھی تک اکثر زعماء صاحبان کی طرف سے باقاعدہ رپورٹیں آنی شروع نہیں ہوئیں تا حضور کو ان کی کارکردگی اور بیداری کا علم ہو۔ لہذا زعماء صاحبان کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مہربانی کر کے گذشتہ ڈیڑھ ماہ یعنی ۱۵ فروری ۱۹۵۵ء تک جو کچھ تنظیم انصار کا کام سرانجام دیا گیا ہو اس کی رپورٹ ایک ہفتہ تک دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو آپ صاحبان کی کارگذاری سے آگاہ کیا جائے۔

نیز آئندہ بھی اپنی کارگذاری کی رپورٹیں بھجوانے کا التزام فرمائیں تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو آپ کی کارگذاری سے باخبر رکھا جائے۔ اور تحریک دعا ہو۔

تفصیل رپورٹ کے متعلق اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ بڑی اور شہری جماعتیں جہاں کہ اراکین انصار کی تعداد زیادہ ہو اور ہر ایک شعبہ کا کام سرانجام دینے کے لئے علیحدہ علیحدہ مہتمم مقرر ہیں۔ وہاں کے زعماء صاحبان کارگذاری کی پندرہ روزہ رپورٹ ہر ماہ کی ۱۵ اور ۱۵ تاریخ کو مرکز میں بھجوایا کریں اور جو جماعتیں چھوٹی ہوں جہاں پر اراکین انصار کی تعداد دس تک ہو وہاں پر زعیم اور سیکرٹری انصار اللہ یا صرف زعیم ہیں تو ان کو رپورٹ بجائے پندرہ روزہ کے ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔

(نائب صدر انصار مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بھاوجہ اہلیہ برادرم چوہدری نواب دین صاحب ساکن دھنی دیو چک ۲۳۲ ج۔ب ضلع لائلپور ۱۵-۳-۵۵ کی شب کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نیک فطرت خاتون تھیں۔ ان کی یادگار چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

تاج الدین لائلپوری ربوہ (قاضی سلسلہ احمدیہ)

شانِ مثیلِ موسیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(بقیہ صفحہ ۵)

(بقیہ صفحہ ۵)

ایک شخص بڑے جوش سے کہتے ہیں۔ "یا رسول اللہ اب ہماری وہ حالت نہیں رہی۔ آپ کے نور ایمان سے ہماری آنکھیں اب کھل چکی ہیں۔ یا رسول اللہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ اور آپ کے بائیں بھی لڑیں گے۔ دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا۔ مگر ہماری لاشوں کو روندتا ہوا۔" یہ صرف زبانی بات نہ تھی۔ عملاً بھی صحابہ رض نے ایسا ہی کر دکھایا تھا۔ چنانچہ جنگ احد میں جب آپ کی طرف تیروں کی بارش ہو رہی تھی۔ تو حضرت طلحہ نے اپنا ہاتھ حضورؐ کے چہرہ کے آگے رکھ لیا۔ پے در پے تیر ان کے ہاتھوں میں پیوست ہوتے جاتے تھے۔ مگر انہوں نے اف تک نہ کیا۔ مبادا کوئی تیر آپ کے لگ جائے۔ اسی طرح حضرت انس رض کے متعلق مشہور ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ کسی غزوہ سے رہ گئے تھے۔ لوگ اس غزوہ کے حالات سناتے تو وہ بھی جوش میں آ کر کہہ دیتے۔ کہ اگر میں ہوتا تو یوں کرتا اور یوں کرتا۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ صرف وقتی جوش کی بات ہوتی ہے۔ مگر نہیں یہی وہ شخص تھے۔ جن کے جسم نے جنگ احد میں ستر زخم کھائے تھے۔ یہاں تک کہ نعش کی شناخت نہیں ہوتی تھی۔ ایسی مثالیں ایک نہیں بلکہ بیسیوں ہیں۔ منطقی نقطۂ نگاہ سے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان ہی سب سے بلند اور بالا ہے۔ کیونکہ گذشتہ سب انبیاءؑ اپنی اپنی قوم اور اپنے اپنے وقت کے لئے مبعوث ہوئے۔ مگر آپ کی بعثت ساری دنیا کے لئے تھی۔ اور خدا کی آخری شریعت کا قائم کرنا آپ ہی کے ذمہ تھا۔ اس لئے آپ کا کام سب سے وسیع اور مشکل تھا۔ متنبی نے کیا خوب کہا ہے۔ ع

نصعب العلی فی الصعب والسهل فی السهل

علاوہ ازیں آپ کے اندر ایسے کمالات بھی تھے جو آپ کو امتیازی شان دے دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے آپ کو بے پایاں محبت تھی۔ آپ نے اپنی ذمہ داریوں کو کمال طور پر نبھایا۔ اور خدا کی خاطر کٹھن سے کٹھن منزل کو طے کیا۔ اور خطرناک سے خطرناک وادی میں قدم رکھے۔ باوجود اس کے کہ آپ کے ذمہ باقی سب انبیاءؑ سے زیادہ بوجھ تھا۔ پھر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ نے اپنی طرف سے اس کام کے لئے کسی "ہارون" کا مطالبہ نہیں کیا۔ بلکہ اس تاریک اور بھیانک گھڑی میں جبکہ آپ کے چچا ابو طالب نے صاف کہہ دیا کہ اے میرے بھتیجے۔ اب تو تیری قوم کے بڑے بڑے سردار الٹی میٹم دے گئے ہیں۔ کہ یا تو اپنے بھتیجے کے ساتھ رہو یا اگر بھلائی چاہتے ہو۔ تو ہمارے ساتھ مل جاؤ۔

وہ تجھ سے صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے بتوں کو برا بھلا نہ کہا جائے۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا؟ تو اس نازک گھڑی میں بھی آپ نے بغیر کسی توقف کے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا۔ "اے چچا! بے شک آپ نے میری بڑی مدد کی۔ مگر یہ معاملہ تو دین کا ہے۔ اگر یہ لوگ سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دیں۔ پھر بھی میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا" دیکھئے یہ گھڑی آپ کے لئے کیسی خوفناک تھی۔ آپ کا جو آخری ظاہری سہارا تھا۔ وہ بھی اب چھوٹ رہا تھا۔ ابو طالب جیسے طاقت والے خوف کھانے لگتے ہیں۔ مگر ایسے خوفناک مقام پر آپ نے خدا تعالیٰ کا دامن نہیں چھوڑا۔ پھر جب کفار نے آپ کو دنیاوی لالچ دینا چاہا اور کہا۔ کہ "اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تمہیں سرداری مطلوب ہے۔ تو ہم تمہیں عرب کے سب قبیلوں کا سردار تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر تمہیں دولت چاہیئے۔ تو ہم عرب کی تمام دولت تمہارے قدموں پر لٹا دیتے ہیں۔ اگر تمہیں کسی حسین لڑکی سے شادی کی خواہش ہے۔ تو ہم عرب کی سب سے حسین لڑکی سے تمہاری شادی کر دیتے ہیں۔ اور اگر تمہیں حکومت چاہیئے۔ تو ہم حکومت بھی تمہارے ہاتھوں میں دے دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ہم تم سے صرف اتنا چاہتے ہیں۔ کہ تم ہمارے بتوں کو برا بھلا نہ کہو۔ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کی اس پیشکش کو بھی یہ کہہ کر ٹھکرا دیا۔ کہ اگر سورج کو میرے دائیں اور چاند کو میرے بائیں لا کر کھڑا کر دو تو پھر بھی میں کلمہ حق کہنے سے نہیں رک سکتا۔

اللہ اللہ کیا شان ہے۔ دنیا کا کون ایسا انسان ہے۔ جس پر اس قسم کے حالات آئے ہوں۔ اور پھر اس کے قدم میں لغزش نہ آئی ہو۔ یہ صرف مثیل موسیٰؑ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی شان تھی۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس محبوب کو وہ مقام عطا کیا۔ جس کو "مقام محمود" کہا جاتا ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔

اب حکومت پاکستان آئینی اصلاحات کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکے گی

فیڈرل کورٹ کے فیصلے پر ٹائمز آف لنڈن کا تبصرہ

لنڈن ۲۹ مارچ۔ فیڈرل کورٹ آف پاکستان نے چند روز قبل مولوی تمیز الدین خان کے مقدمہ کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کے حق میں جو فیصلہ سنایا تھا اس کا خیر مقدم کرتے ہوئے ٹائمز آف لنڈن نے اپنے اداریہ میں لکھا ہے کہ اس فیصلہ سے ملک کو مجموعی طور پر بہت فائدہ پہنچے گا۔ اور حکومت کی نوعیت و حیثیت میں شک و شبہ کا جو عنصر شامل ہو گیا تھا۔ وہ اب ختم ہو جائیگا۔ اس طرح حکومت آئینی اصلاحات کے منصوبوں کو اطمینان کے ساتھ عملی جامہ پہنا سکے گی۔

ٹائمز آف لنڈن کے اداریہ میں کہا گیا ہے "فیڈرل کورٹ نے کثرت رائے سے جو فیصلہ سنایا ہے وہ حکومت پاکستان کو اس قابل بنا دے گا کہ وہ آئینی اصلاحات کے لئے اپنے منصوبوں کو بسرعت تمام عملی جامہ پہنا سکے۔"

برطانیہ اور عراق کے معاہدہ کی تنسیخ

بدھ کو اعلان کر دیا جائیگا

قاہرہ ۲۸ مارچ۔ عرب نیوز ایجنسی نے بغداد سے اطلاع دی ہے کہ عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری السعید بدھ کو پارلیمنٹ میں ۱۹۳۰ء کے اینگلو عراقی معاہدہ کی تنسیخ کا اعلان کر دیں گے۔ ویسے اس معاہدے کی میعاد اکتوبر ۱۹۵۷ء میں ختم ہونی تھی۔ اس معاہدہ کے تحت برطانیہ کو عراق میں فوجی اڈے دیئے گئے تھے

اس ماہ کے اوائل میں بغداد کے سیاسی حلقوں نے یہ توقع ظاہر کی تھی کہ اینگلو عراقی معاہدہ کی تنسیخ اور عراق و ترکیہ کے معاہدہ میں برطانیہ کی شرکت کا اعلان بیک وقت کیا جائے گا۔

امریکہ میں جرائم کی رفتار

نیویارک ۲۸ مارچ۔ امریکی جج سیموئل بوڈ نے سٹی کالج نیویارک میں تقریر کرتے ہوئے یہ پیشگوئی کی۔ کہ سال رواں میں امریکی عدالتوں میں مقدمات کی تعداد جن میں نوعمر مجرمین کے خلاف مقدمات بھی شامل ہیں پانچ لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی بتایا کہ ہمارے نوعمر لڑکوں اور لڑکیوں میں جرائم پیشگی بڑی تیز رفتار سے بڑھ رہی ہے۔

کوئٹہ کے مصیبت زدگان کی امداد

بہاولپور ۲۸ مارچ حکومت بہاولپور نے کوئٹہ کے زلزلہ سے متاثرہ لوگوں کی امداد کیلئے ایک لاکھ روپیہ عطیہ کے طور پر دیئے ہیں۔ اس رقم کا چیک بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ سردار بہادر خاں کو بھیج دیا گیا ہے

یاد رہے کہ اس سے پیشتر پنجاب اور سندھ بھی زلزلہ سے متاثرہ لوگوں کے امدادی فنڈ میں عطیات دے چکے ہیں۔

برمی باغیوں نے ٹرین کو اڑا دیا

بیس افراد ہلاک اور چالیس زخمی

رنگون ۲۸ مارچ جو اطلاعات یہاں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلا ہے کہ جمعہ کے روز باغیوں نے ایک ٹرین کو بارودی سرنگ کے ذریعہ اڑا دیا اور اسے لوٹ لیا۔ اس حملہ میں کم از کم بیس افراد ہلاک اور چالیس شدید زخمی ہوئے۔ بعض اطلاعات میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مرنے والوں اور زخمیوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ باغیوں نے ریل کی پٹڑیوں کے نیچے بھاری مقدار میں سرنگیں بچھا دی تھیں۔ چنانچہ سیگنگ سے میوا جاتی ہوئی ایک مسافر گاڑی جونہی اس مقام پر پہنچی وہ ایک دھماکہ کے ساتھ پٹڑیوں سے دور جا پڑی۔ پھر باغیوں نے اس ٹرین کو خوب لوٹا۔ اور جن مسافروں نے مزاحمت کی انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ یہ ریلوے لائن باغیوں کی سرگرمیوں کے سبب کئی سال سے بند تھی اور گذشتہ نومبر میں دوبارہ کھولی گئی تھی۔

پٹ سن کے نرخوں میں اضافہ

ڈھاکہ ۲۸ مارچ۔ حکومت نے پٹ سن کی تجارت میں سٹہ بازی روکنے کے لئے جو کارروائی کی تھی اس کا نہایت خوشگوار ردِ عمل ہوا ہے اور پٹ سن کے نرخ آج سے بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔ حکومت نے یہ کارروائی تین روز قبل کی تھی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن پٹ سن کی قیمتیں متناسب ہو گئیں۔ اور پھر تیزی سے معمول پر آنا شروع ہو گئیں۔ یاد رہے سٹہ بازی کا مقصد پٹ سن کی قیمتوں کا گرانا تھا۔ اب حکومت نے یہ حکم بھی جاری کیا ہے کہ جن علاقوں میں لائسنس حاصل کئے بغیر پٹ سن کاشت کی جائے وہاں فصل تباہ کر دی جائے گی۔

لاہور میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی ممانعت

لاہور ۲۸ مارچ۔ لاہور کارپوریشن کے چیف ایگزیکٹو افسر میاں محمد شفیع نے متعلقہ عملہ کو حکم دیا ہے کہ وہ کارپوریشن ایکٹ کی دفعہ ۹۴ کے تحت لاہور کارپوریشن کی حدود میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی ممانعت کے سلسلے میں جاری کردہ حکم کی سختی سے پابندی کرائیں۔ چنانچہ عملہ نے کل شہر کے مختلف علاقوں میں اس سلسلہ میں ۱۵ چالان کئے ہیں۔ یاد رہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے بھی دفعہ ۱۴۴ کے تحت لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی ممانعت کر رکھی ہے۔ میلہ چراغاں میں بھی لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر شام تک پابندی رہے گی۔

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کرے (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

۱۳۶۵۰ منکہ حبیب الرحمن ولد چوہدری کریم بخش صاحب مرحوم عرف عبدالرحمن قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن جنگل امام شاہ ڈاکخانہ سندھلیانوالی ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{9}{53}$-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے ایک مربعہ زمین چاہی شرائط پر بطور عطیہ سرکار کی طرف سے ملا ہے۔ ابھی میں اس کا مالک نہیں ہوا۔ فی الحال اس مربعہ کی آمد -/۳۰۰ سالانہ کے قریب ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد حبیب الرحمن موصی بقلم خود۔ گواہ شد سلیمان بقلم خود موضع جنگل امام شاہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۱۵۰ منکہ مسعود احمد ولد چوہدری محمد حسین صاحب قوم ڈھلوجٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن سوہاواڈھلواں ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{55}$-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میری موجودہ ماہوار آمد -/۵۰ روپے ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد مسعود احمد کارکن دفتر وصیت گواہ شد محمد دین کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد محمد صادق بٹ دفتر وصیت ربوہ۔

۱۴۱۵۹ منکہ عبدالحق ولد چوہدری عبداللہ صاحب ٹھیکیدار قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال ساکن موضع سیرول چک ۲۹۳ گ۔ب ڈاکخانہ سریانوالہ چک ۲۹۵ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{55}$-۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد میرا پراویڈنٹ فنڈ و بونس وغیرہ ہے۔ جو اس وقت تقریباً چھ ہزار روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ۲½ ایکڑ زمین واقع سیرول میں مجھے الاٹ ہوئی ہے۔ اس کی آمد اور -/۱۸۵ روپے ماہوار تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبدالحق ایس۔ ایم ای ریلوے تعلقہ سندھ ضلع جیکب آباد بحروف انگریزی گواہ شد محمد اصغر علی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر تعلقہ سندھ بحروف انگریزی۔ گواہ شد سید قطب عالم بقلم خود گڈس مارکہ ای ڈبلیو آر ریلوے سٹیشن سندھ تعلقہ سندھ

۱۴۱۴۲ منکہ رابعہ بی بی بیوہ چوہدری نبی بخش صاحب قوم آرائیں عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۹ رتن ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{55}$-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس نقد -/۱۰۰ روپیہ اور حق مہر -/۳۲ روپے جو میں وصول کر چکی ہوں۔ کل -/۱۳۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا رابعہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد اقبال احمد جالندھری دفتری دفتر حفاظت مرکز ربوہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ۔

۱۴۱۴۸ منکہ شمیم بیگم زوجہ بشارت احمد صاحب کشمیری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالرحمت مکان ۲/۲۲۲۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{55}$-۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر ایک ہزار روپیہ ہے۔ جس میں سے -/۵۰۰ بصورت زیور وصول کر لیا ہے۔ -/۵۰۰ باقی بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ شمیم بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد مستری محمد احمد منور محلہ دارالفضل مکان ۲ ربوہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۴۱۴۷ منکہ نذیرہ بانو زوجہ محمد امین صاحب قوم شیخ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سمبڑیال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{54}$-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ ۱½ طلائی تین تولہ کانٹے طلائی ۲ تولہ چوڑیاں طلائی ۱½ تولہ ۲ عدد انگوٹھی طلائی ½ تولہ کل وزن ۸ تولہ مالیتی -/۶۴۰ روپے۔ میں -/۱۶۴۰ روپے کی رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نذیرہ بانو موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد علی محمد صحابی ککھانوالی ضلع سیالکوٹ گواہ شد محمد امین موصی ۴۲۲۰ خاوند موصیہ۔

پاکستان کی تعمیر کیلئے پوری تندہی سے کام کرنے کی ضرورت ہے

امریکی عوام چاہتے ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت پھلے پھولے (امجد علی)

لاہور ۲۹ مارچ۔ امریکہ میں پاکستان کے سفیر سید امجد علی نے کل گورنمنٹ کالج کے طلباء اور سٹاف سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنے ملک کی تعمیر کے لئے پوری تندہی سے کام کریں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک وہ اس ملک کو مضبوط اور مستحکم نہ بنادیں امریکہ میں میرا کام مشکل ہو جاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک غریب ملک ہے اور اس کے ذرائع وسیع نہیں ہیں۔ لیکن جو کچھ اس کے ذرائع ہیں ان میں ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ وہ ضروری ذرائع خوراک کپڑے مکانات اور روزمرہ کی دیگر ضرورت کو پورا کر سکتے ہیں جس کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے مسلسل اور چابک دستی کے ساتھ منظم اور باضابطہ طور پر کام کرنے کی ضرورت ایک اہم کام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ شکست خوردہ جرمنی اور جاپان نے سخت محنت کے ساتھ اپنی بہت سی سابقہ طاقت حاصل کر لی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ اگر پاکستان کے عوام بھی اسی طرح کام کریں تو یہ اپنے موجودہ ذرائع سے اپنے آپ کو ایک مضبوط قوم بنا سکتا ہے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے ۷۵۰ ایکڑ کا عطیہ

لاہور ۲۹ مارچ۔ انجمن حمایت اسلام کے ۷۱ ویں سہ روزہ سالانہ اجلاس کے آخری دن وزیر مال پنجاب سردار مظفر علی خان قزلباش نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پنجاب نے ۷۵۰ ایکڑ زرعی زمین انجمن کو بطور عطیہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اجلاس کے خاتمہ پر اعلان کیا گیا ہے کہ تین روزہ اجلاس کے دوران انجمن کے لئے ایک لاکھ ۸۳ ہزار ۹ سو ۴۴ روپے چندہ اکٹھا کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دو لاکھ ۴۸ ہزار ۸ سو ۵۷ روپے کے وعدے کئے گئے ہیں جس میں حکومت پنجاب کا ایک لاکھ اور ۵۰ ہزار کا عطیہ بھی شامل ہے۔

اہالیان ربوہ کا ایک نہایت ضروری جلسہ عام

مؤرخہ ۳۰ مارچ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں اہالیان ربوہ کا ایک نہایت ضروری تبلیغی جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہا ہے جس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ فرمائیں گے انشاء اللہ متعدد بزرگان سلسلہ احباب سے خطاب فرمائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر کا اور خواتین کیلئے پردے کا انتظام بھی ہوگا۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر جلسے سے مستفید ہوں۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے زائد چینی

لاہور ۲۹ مارچ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ شب برات کے موقعہ پر مسلمانوں کو چار چھٹانک فی کس کی شرح سے چینی کا زائد کوٹا دیا جائے۔ چینی کا یہ کوٹا ۴ اپریل سے ۸ اپریل تک حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حکومت نے ایسٹر کے موقعہ پر عیسائیوں کو بھی چار چھٹانک فی کس کی شرح سے چینی کا زائد کوٹا دینے کا فیصلہ کیا ہے جو ۴ اپریل سے ۹ اپریل تک حاصل کیا جا سکتا ہے۔

مکرم شیخ نذیر احمد صاحب کی تشویشناک علالت

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے بذریعہ فون اطلاع بھجوائی ہے کہ مکرم شیخ نذیر احمد صاحب ۱۹ دن روز سے میو ہسپتال میں بیمار پڑے ہوئے ہیں اور کرنل الٰہی بخش صاحب کے زیر علاج ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کی حالت تشویشناک ہے اور کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آرہا۔ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں اور درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

شاہ فیصل عمان کے دورے پر

عمان ۲۹ مارچ۔ عراق کے شاہ فیصل اردن کے شاہی خاندان سے ملنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز کل یہاں پہنچے وہ یہاں چار روز قیام کریں گے۔ ۲۲ مارچ کو ان کی آمد ملتوی ہو گئی تھی۔ ہوائی اڈے پر شاہ حسین اور اردن کے وزیر اعظم ابوالہدیٰ نے ان کا استقبال کیا۔